اس طرح بھی کوئی عیب نظر نہ آئے تو کسی ایسے شخص سے پوچھیں جس کے ساتھ ناراضگی، ضد یا کسی وجہ سے دشمنی ہو؛ وہ چن چن کر سارے عیب اور نقص بیان کرے گا، اس کو ایک کاغذ پر نوٹ کریں، پھر روزانہ ان کو ایک بار دیکھیں تو دوسروں کے عیب بیان کرنے کی جرأت نہیں ہوگی۔

۴۔ **بیوقوفانہ سادگی کا علاج یہ ہے** کہ رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان مقدس کو ہر وقت مدنظر رکھا جائے: ''کفی بالمرء کذباً أن یحدث بکل ماسمع'' ''انسان کو جھوٹا بنانے کے لے ہر سنی ہوئی بات آگے بتا دینا ہی کافی ہے۔'' [مقدمه صحيح مسلم ۱/۷۳]

۵۔ **جہاں غیبت ہورہی ہے، وہاں موضوع ہی Change (تبدیل) کرنے کی کوشش کریں** یا ان کے سامنے اس شخص کی خوبیاں بھی رکھ دیں۔

۶۔ **بعض اوقات انسان بدگمانی کے باعث دوسروں کی غیبت کرتا ہے۔** اس لیے بدگمانی سے بچنے کی کوشش کریں۔ نبی ﷺ کی اس حدیث کو یاد رکھیں: **''مسلمان بھائی کے عیب چھپانے والے کے عیب قیامت کے دن اللہ تعالی چھپائے گا۔''** [متفق عليه]

۷۔ **اگر آپ کسی کے سامنے غیبت کر رہے ہیں یا دوسرا آپ کے سامنے غیبت کر رہا ہے،** تو فوراً یہ امکان دل ودماغ میں لائیں کہ جب میں اس کے سامنے یا یہ شخص میرے سامنے تیسرے فرد کی غیبت کر رہا ہے تو بعید نہیں کہ تیسرے کے پاس یہ میری غیبت کرے، یا میری باتیں اسے پہنچادے۔

غیبت کا کفارہ : غیبت کرنے والے نے دو گناہ کیے ہیں:

۱۔ **اللہ تعالیٰ کے حق** سے متعلق یہ ہے کہ اللہ نے اس کام سے منع کیا تھا، اس کا کفارہ توبہ اور ندامت ہے۔

۲۔ **مخلوق کی عزت پر حملہ کیا ہے۔** اس کے لیے حل یہ ہے کہ جس کی غیبت کی ہے اس کے پاس جا کر معافی مانگ لے اور اپنے فعل پر شرمندگی کا اظہار کرے۔

اگر غیبت کرنے کا حال اس شخص کو معلوم نہ ہوا ہو تو اس سے معافی مانگنے کے بجائے اس کے لیے استغفار کریں۔ جس چیز کا اسے علم نہیں وہ بتا کر اس کے سینے کو گرم نہ کریں۔

۳۔ دعا کریں **اللہ تعالیٰ** ہم سب کو اس بڑے گناہ سے بچنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

معاشی مسائل قسط:۱

انشورنس اسلامی معیشت میں

ابراہیم عبداللہ یوگوی لکچرار ڈگری کالج چیلو

آج کل مادہ پرستی کا دور دورہ ہے؛ مادیت کے حصول کے لیے روحانیت کو خیر باد کہہ دیا گیا ہے۔ اور جو روحانیت کے دعویدار ہیں وہ روحانیت کی آڑ میں اپنے مذموم مقاصد حاصل کرنے کی سعی کر رہے ہیں۔ مادیت پرستی کی وجہ سے دنیا امن وسکون سے محروم ہوگئی اور اس کی جگہ قتل وغارتگری اور لوٹ کھسوٹ نے لی ہے۔

حصول مال وزر کی آرزو اور تقسیم دولت کی ناہمواری کی وجہ سے ہی اس دنیا میں کمیونزم (Communism)، سوشلزم (Socialism) اور سرمایہ دارنہ نظام (Capitalism) جیسے غیر فطری نظام متعارف کرائے گئے؛ مگر سکون پھر بھی میسر نہیں آیا۔ لوگ خوشحال ہونے کی بجائے بدحال ہوگئے اور معاشی ناہمواری روز بروز بڑھتی گئی۔ امیر امیر تر ہوتے گئے اور غریب غریب تر۔ ان ہی معاشی مسائل کو حل کرنے اور ضرورتمندوں کی ضرورت پوری کرنے کے لیے مختلف ماہرین معاشیات نے بہت سے اصول، ضابطے، قواعد اور پالیساں بنائیں اور ''معاشی خوشحالی'' کے نام پر سود اور قمار بازی کو خوب فروغ دیا گیا، نادار لوگوں کو محفوظ مستقبل کے سبز باغ دکھا کر لوٹ کا بازار گرم کیا گیا۔

اس پر مستزاد یہ کہ جو لوگ ان غیر اسلامی لین دین اور طریقہ تجارت سے دور رہنے کی کوشش کرتے ہیں، ان کو بھی اس میں شامل ہونے کی ترغیب دینے کے لیے فتاوے حاصل کیے گئے۔ اب غیر شرعی کاروبار کو شرعی بنا کر پیش کیا جارہا ہے۔ ان فتووں کے ذریعے سادہ لوح مسلمانوں کو پھنسایا جاتا ہے؛ تاکہ ان کے سودی اور قماری تجارت کو فروغ ملے۔

ان ہی غیر شرعی طریقہ ہائے تجارت میں سے ایک مروجہ بیمہ یا انشورنس (Insurance) ہے، جس کی آج کل بہت تشہیر کی جارہی ہے۔ ریڈیو، ٹی وی، اخبارات اور سائن بورڈ کے ذریعے لوگوں کو سہانے خواب دکھا کر اس کارِ بد میں شریک ہونے کی دعوت دی جارہی ہے۔ اس کو مستقبل میں ہر طرح کی آسائش کے حصول کا ضامن بنا کر پیش کیا جارہا ہے۔

انشورنس کی تعریف:

انشورنس (بیمہ) کی تعریف عموماً یوں کی جاتی ہے: ''یہ ایک ایسا معاہدہ ہے جس میں ایک فرد/ کمپنی (انشورنس کنندہ) دوسرے فرد (انشورنس شدہ) کو ایک معینہ رقم (Premium) کی ادائیگی کے بدلے میں کسی خاص واقعے (Event) کے ہونے کی صورت میں کچھ رقم ادا کرتا ہے۔'' خاص واقعے میں کسی غیر یقینی (Uncertanity) کیفیت کا پایا جانا ضروری ہوتا

ہے۔ یہ غیر یقینی کیفیت یا تو انسانی زندگی کے بیمہ کی صورت میں ہوسکتی ہے، جہاں موت تو یقینی ہے، لیکن اس کے وقوع پذیر ہونے کا وقت غیر یقینی ہے یا کسی متوقع حادثاتی واقعہ کی صورت ہوسکتی ہے، جو شاید کبھی وقوع پذیر نہ ہو۔[اسلام اور جدید اقتصادی نظریات ص۴۰۳]

(Oxford Dictionary) میں انشورنس کی تعریف یوں کی گئی ہے:

Insure v. (-ring) (often foll. by against; also absol.) secure compensation in the event of loss or damage to (property, life, aparson.) by advance regular payments.[var.of*ensure] (plase, see word :"insur")

انشورنس کی ابتداء کب ہوئی؟ اس کے بارے میں مفتی تقی عثمانی لکھتے ہیں: ''مشہور یہ ہے کہ اس کا آغاز چودھویں صدی عیسوی میں ہوا۔ بین الاقوامی تجارت میں مال بحری جہاز سے روانہ کیا جاتا تھا۔ بحری جہاز ڈوب جاتے اور مال کا نقصان ہوتا تھا۔ بحری جہاز کے نقصان کی تلافی کے لیے ابتداءً بیمہ کا آغاز ہوا۔ [اسلام اور جدید معیشت وتجارت ص۱۵۹]

انشورنس کی صورتوں اور پالیسوں میں بہت زیادہ تنوع پیدا ہو چکا ہے اور آئے دن اس کی نئی نئی شکلیں پیدا کی جارہی ہیں۔ ان تمام صورتوں اور پالیسوں میں قدر مشترک یہ ہے کہ انشورنس کمپنی اور انشورنس کرانے والے کے درمیان ایک مخصوص مدت کا معاہدہ ہوتا ہے کہ اس مدت میں وہ اتنی رقم (Premium) بالاقساط کمپنی کو ادا کرے گا جس میں ہر قسط کی وضاحت ہوتی ہے کہ کتنے کی ہوگی۔ یہ انشورنس کبھی انسان کے پورے وجود کا ہوتا ہے، کبھی خاص جسمانی عضو کا اور کبھی املاک کا۔

ظاہراً انشورنس انسان کی معاشی زندگی کی محافظت اور اس کے مستقبل کو درخشاں بنانے کی ایک جدید پالیسی ہے، جس کی وجہ سے انسان بلاخوف وخطر معاشی سرگرمیوں میں حصہ لے سکتا ہے اور مستقبل سے بے فکر ہوکر کاروباری خطرات کا سامنا کرتا ہے اور انسانی مصالح کی خاطر مختلف اشیاء کی پیدائش (production) میں حصہ لیتا ہے۔

بیمہ کی اقسام:

متوقع خطرات کے لحاظ سے بیمہ کی تین بڑی قسمیں ہیں:

۱۔ **اشیاء واملاک کا بیمہ** (Goods Insurance): اس کا طریقہ کار یہ ہوتا ہے کہ جو شخص کسی خاص سامان (Good) مثلاً کار، جہاز، کارخانہ، مکان وغیرہ کا بیمہ کرنا چاہتا ہے، وہ معین شرح سے بیمہ کمپنی کو فیس یعنی پریمیم